سوال

کیا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بہت زیادہ شادیاں کیں تھیں؟

جواب

لحمد للہ.

متعدد اہل علم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کافی زیادہ شادیاں کی تھیں اور بہت زیادہ طلاقیں بھی دی تھیں۔

انچہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لکہ دی" ختم شد

"البدایۃ والنہایۃ" (8/42)

ء" (253/3) اور اسی طرح : "تاریخ دمشق" از : ابن عساکر (251/13) نیز "تاریخ الإسلام" از ذہبی (37/4) اور راغب اصفہانی کی "محاضرات الأدباء" (408/1) میں ہے۔

تاہم ہمیں یہ بات یہاں یاد رکھنی چاہیے کہ بہت سی تاریخی روایات ثابت نہیں ہوتیں اس لیے ایسی روایات کے بارے میں احتیاط برتنی چاہیے خصوصاً اگر کوئی روایت نامور شخصیات اور مسلم سربراہان کے بارے میں ہو۔

ں 1) میں کہتے ہیں :

طالبُ اَنَّ السّیَرا تجمعُ ماصحَّ وماقد اُنکرا"

ترجمہ : طالب علم یہ بات جان لے کہ سیرت کی کتابوں میں صحیح اور غلط سب جمع ہے۔

ی لیے شیخ عبد الرحمن معلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تھی

"علم الرجال وأہمیتہ" (ص 24)

یہ جو کہا جاتا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ستر یا نوے سے زیادہ عورتوں سے شادی کی یا اسی طرح کی دیگر روایات تو ان میں سے کوئی ایک بھی ہمیں ایسی نہیں ملی کہ جس کی سند قابل حجت ہو، اس لیے ایسی روایات کو قبول کرنے میں احتیاط برتنی چاہیے اور ان پر اعتماد کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔

ہ 27 میں لکھتے ہیں :

ے۔

تو 250 کا ہے بلکہ کسی میں تو 300 کا بھی ذکر ہے، اس کے علاوہ بھی روایات موجود ہیں تو یہ سب کی سب شاذ روایات ہیں بلکہ اتنی بڑی تعداد اور عدد خود ساختہ اور من گھڑت معلوم ہوتا ہے، ان روایات کی تفصیل یہ ہے : ۔ ۔ ۔ " پھر انہوں نے ان تمام روایات کی تفصیل، ضعف، اور کمزوری ذکر کی ہے، آ۔

ہ 31 پر کہتے ہیں :

"حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی شادیوں کے بارے میں تخیلاتی تعداد ذکر کرنے والی کوئی ایک روایت بھی سند کے اعتبار سے ثابت نہیں ہوتی، اس لیے ان روایات پر اعتماد کرنا صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ ان میں شبہات اور نقائص پائے جاتے ہیں"

ی طرح پھر آگے چل کر کہتے ہیں :

ے۔

ئے اسلام کے متعلق تاریخ تلاش کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کی روایات کو لازمی طور پر پرکھیں تا کہ صحیح اور ضعیف روایات کو الگ الگ کر سکیں اور امت کے لیے اچھا کام کر کے جائیں تا کہ وہ کسی ایسی غلطی میں ملوث نہ ہوں جن میں ہمارے بعض اسلاف سے تسامح ہوا، نیز اس تسامح کی وجہ

ہے کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس بارے میں نقل کی جانے والی روایات کے ضعیف ہونے کی جانب اشارہ بھی کیا ہو؛ کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ : "کہا گیا ہے کہ آپ نے ستر خواتین کو اپنے عقد میں جگہ دی" اب حافظ ابن کثیر نے "کہا گیا" سے تعبیر کیا ہے تو یہ تعبیر ایسی روایات کے ثابت شدہ نہ ہونے

للہ اعلم.